Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

شمارہ: 22

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ

7 ربیع الاول 1422 ہجری 31 ہجرت 1380 ہش 31 مئی 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 26 مئی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے

وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذّات چھوڑ کر اپنی عزّت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کیلئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(الوصیت صفحہ 9-11)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قربِ الٰہی کے حصول کا طریق اور کامیابی کا گُر

بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

پس تم خوب یاد رکھو کہ سیاست میں پڑنے اور اس کی طرف توجہ کرنے سے سلسلہ احمدیہ نہیں بڑھ سکتا اور ہم میں سے جو کوئی اوروں کے ساتھ ملکر سیاست میں پڑے گا وہ بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف جاتا ہے۔ اس کو وہ بھی نہیں ملتی۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کے قرب کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہو تو وہ دنیا طلبی میں تمہیں نہیں ملے گا۔ بلکہ خدا طلبی میں ملے گا۔ خدا نے ہمارے لئے اپنے فضلوں کے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ اور وہ انسان جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا۔ اور جس کے ملنے کی توقع کرتے کرتے کئی بڑے بڑے بزرگ گزر گئے وہ خدا نے ہم میں پیدا کیا۔ پھر اس کے ماننے کی ہمیں توفیق دی۔ پھر ماننے ہی کی توفیق نہیں دی۔ بلکہ اس کے سلسلہ کی خدمت کرنے کی بھی توفیق دی ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کے دربار کے وایسرائے اور لفٹنٹ گورنر ہو۔ تمہیں دنیا کے کسی درجہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مسیح موعودؑ کا خادم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے۔ اور آنحضرت کا خادم خدا تعالیٰ کا خادم ہے۔ اس لئے تمہارے نام خدا تعالیٰ کے خادموں میں لکھے گئے ہیں۔ اس سے بڑھ کر انسان کو اور کیا فخر مل سکتا ہے؟ ایک صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ میں تمہیں سورہ فاتحہ یاد کراؤں۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ کیا خدا تعالیٰ نے میرا نام لیکر آپ کو یہ فرمایا ہے۔ آپ نے کہا ہاں تمہارا نام لیکر فرمایا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ زور سے رونے لگ گیا۔ کہ کیا میری بھی اتنی حیثیت ہے کہ خدا تعالیٰ میرا نام لے۔ ہم پر خدا تعالیٰ کے کتنے احسانات اور اس کی کس قدر نعمتیں ہیں۔ کہ ہمیں اس نے یاد کیا ہے۔ دنیا میں اگر کسی کو کوئی چھوٹا افسر بھی بلاتا ہے۔ تو وہ پھولا نہیں سماتا لیکن افسوس اور صد افسوس اُس پر جس کو خدا تعالیٰ بلائے اور وہ اس بلانے کی قدر نہ کرے۔ تم کو خدا نے بلایا ہے دنیا کے بادشاہ اور افسر تمہیں وہ نہیں دے سکتے جو خدا تعالیٰ دے سکتا ہے۔ اس لئے تم اس کے بلانے پر دوڑتے اور شکر بجالاتے ہوئے جاؤ۔ دنیا کے مال و متاع۔ ناز و نعمت کے لحاظ سے اور لوگ تم سے زیادہ اور بہت زیادہ ہیں مگر دین کے خزانے صرف تمہارے ہی پاس ہیں۔ ان کے پاس نہیں ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ کی خدمت کے نصیب ہوتے ہوئے اور کیا چاہتے ہو اسی میں لگے رہو۔ اور دنیا کی ایجیٹیشن دنیا کے کیڑوں کے حوالے کردو۔ اور تم شیطان کے مقابلہ پر ایجیٹیشن کرو۔

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے تمہاری کامیابی کا ایک گُر بتایا ہے۔ اور وہ یہ کہ ولقد اٰتینٰک سبعا من المثانی والقرآن العظیم لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم ولا تحزن علیھم واخفض جناحک للمؤمنین ۔۱۵-۸۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کے مطابق تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ او ہمارے رسول ہم نے تم کو سات آیتوں والی ایک سورۃ دی ہے جو کہ بار بار پڑھی جاتی ہے (اسی کی یہ دوسری صفت بیان فرمائی ہے کہ) یہ قرآن عظیم کا حصہ ہے۔ یا اس کے یہ معنی ہیں کہ سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ یہ نعمت چونکہ تمہیں ملی ہے۔ اور تو بخیل نہیں ہے۔ بلکہ بڑا سخی ہے اس لئے تیرا دل چاہتا ہے کہ اوروں کو بھی یہی ملے مگر وہ احمق اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے لینے کی کوشش نہیں کرتے اور تجھے ان کی اس بات پر افسوس آتا ہے اور تو ان کی طرف حسرت سے دیکھتا ہے کہ یہ کیوں اس سے حصہ نہیں لیتے مگر تجھے چاہئے کہ ان کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھ اور جو پاک جماعت ہم نے تجھے دی ہے اس کی تربیت میں لگ جاؤ۔ ان کفار کی خبر ہم خود لینگے۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین یعنی کیا تو اس غم میں کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہوتے اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعمت دی گئی تھی۔ وہ تمام دنیا کو دینا چاہتے تھے۔ اور ان کی خواہش تھی کہ تمام دنیا اسے قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ انہیں فرماتا ہے۔ کہ اگر لوگ گمراہ ہیں تو تم کیوں غمگین ہوتے ہو۔ تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ مومنوں کو پہنچاؤ۔ ان کفار کیلئے بھی ایک وقت آجائے گا۔ جبکہ انہیں اپنے کئے کا پھل مل جائے گا۔ یہ تو آنحضرت صلعم کی شان کے مطابق اس کے معنی ہوئے ہیں۔ ہماری نسبت سے یہ معنے ہیں کہ اے مسلمانو! ہم نے تم پر بڑے بڑے انعام نازل کئے ہیں۔ اگر تم دنیا میں کسی کے پاس مال و دولت دیکھو۔ تو یہ نہ کہو کہ وہ حاصل کرلیں۔ ان کو دیکھ کر تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی نہ رہ جائیں۔ بلکہ تم پر جو کچھ تمہارے خدا نے نازل کیا ہے۔ یہ بہت بڑا انعام ہے اور اس کو خدا کا فضل سمجھو۔ اور جو کچھ دنیا داروں کو ملا ہے اس کی طرف نظر نہ کرو۔ پس تم لوگ بھی دنیا کو دنیا داروں کیلئے چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں اپنے دربار میں بلایا ہے۔ اسلئے تمہیں کسی اور جگہ نہ جانا چاہئے۔ ہاں دنیا میں اتنا کماؤ۔ جو تمہارے لئے ضروری ہو کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ باقی جہاں تک ہو سکے اپنے وقت کو دین کی خدمت میں صرف کرو اور ایسے لوگوں سے الگ رہو جن سے مل کر تمہاری خصوصیات مٹتی ہوں اور نہ ایسے کاموں میں پڑو جن کیلئے تمہیں اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کرنی پڑے یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے صرف جماعت احمدیہ کی ضروریات کے مطابق اور صرف دینی نقطۂ خیال سے ہے باقی رہا یہ کہ دوسرے لوگوں کو نسا رویہ اختیار کرنا چاہئے یا جبکہ سیاست میں مشغول ہونے میں کچھ حرج نہ ہو تو کس حد تک اور کن قواعد کے ماتحت ہم سیاسی معاملات میں حصہ لے سکتے ہیں یہ ایک الگ مضمون ہے اس وقت اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس وقت صرف اسی قدر کہنا کافی ہے کہ اسلام کی موجودہ ضروریات چاہتی ہیں کہ ہماری جماعت سیاسی معاملات سے ایسی الگ رہے کہ جس حد تک گورنمنٹ اپنی رعایا کو سیاسی معاملات میں دلچسپی رکھنے کی اجازت بھی دیتی ہے وہ سیاست میں اس قدر بھی دخل نہ دے بلکہ خدا تعالیٰ کے سُپرد کردہ کام کے پورا کرنے میں اپنا کل وقت خرچ کرے اور اپنی توجہ کو بٹنے نہ دے اور نہ سیاست میں پڑ کر اپنی خصوصیات کو ضائع کرے۔

نسب کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فیصلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز کلام بھی کیسی پیاری ہے کہ ہر ایک جو فطرت صحیحہ رکھتا ہے۔ سُن کر آپ پر قربان ہو جاتا ہے۔ اہلِ عرب میں حسب نسب کا بڑا رواج تھا۔ اس لئے صحابہ نے آنحضرت صلعم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ سب سے شریف کون ہے۔ اس سے ان کا یہ منشاء تھا کہ آپ چند قبیلوں کے نام لے دینگے۔ اور انہیں اچھا سمجھا جائے گا۔ آپ نے فرمایا سب سے شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ نیک اور متقی ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمارے سوال کا یہ مطلب نہ تھا۔ فرمایا تو پھر سب سے شریف یوسف تھا۔ کیونکہ یوسف نبی تھا۔ اس کا باپ نبی تھا۔ اس کے باپ کا باپ نبی تھا۔ سبحان اللہ کیا ہی لطیف طرز سے آپ نے صحابہ کے سوال کا جواب دیا کہ ان کی بات کا جواب بھی آگیا اور ان کی دل شکنی بھی نہ ہوئی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا یہ مطلب بھی نہیں تھا۔ فرمایا اچھا تو تم لوگ قبائل عرب کے متعلق سوال کرتے ہو ان میں سے جو جاہلیت میں شریف سمجھے جاتے تھے اسلام میں بھی وہی شریف ہیں مگر شرط یہ ہے کہ دین سے اچھی طرح واقف ہوں حدیث کے لفظ یہ ہیں۔ عن ابی ھریرۃ قال سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکرم الناس قال اتقاھم للہ قالوا لیس عن ھذا نسئلک قال فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسئلک قال فعن معادن العرب تسألونی الناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا (بخاری بدء الخلق) یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حضور لوگوں میں سے شریف کون ہے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ زیادہ کرتا ہے وہ زیادہ شریف ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے متعلق ہمارا سوال نہیں فرمایا پھر یوسف سب سے شریف ہے کہ وہ خود نبی تھا اس کا باپ نبی۔ اس کا دادا نبی خلیل اللہ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا اس کے متعلق بھی سوال نہیں آپ نے فرمایا تو کیا عرب کے قبائل و اقوام کے متعلق تمہارا سوال ہے اچھا تو سنو لوگ مختلف قبائل میں تقسیم ہیں (یا یہ کہ لوگ کانوں کی طرح ہیں) ان میں سے جو لوگ جاہلیت میں اچھے اور شریف سمجھے جاتے تھے وہی اسلام میں شریف سمجھے جائینگے بشرطیکہ دین کے مغز سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ط

اس سوال و جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ صحابہ کے سوال کا جواب دیا ہے لیکن غور سے دیکھو تو تینوں جواب اصل میں ایک ہی ہیں اور گو آپ صحابہ کی خواہش پر اپنے جواب کو بدلتے رہے ہیں مگر مطلب سب جوابوں کا ایک ہی رہا ہے۔ پہلے جواب میں آپ نے فرمایا کہ متقی ہی سب سے زیادہ شریف ہے دوسرے میں یوسف کو شریف قرار دیا اور وجہ یہ بتائی کہ وہ نبی تھے اور ایک نبی کے بیٹے اور ایک کے پوتے تھے۔ گویا چونکہ وہ خود متقی تھے متقی کے بیٹے اور متقی کے پوتے تھے اس لئے وہ بڑے شریف تھے۔ اس جواب میں بھی شرافت کو تقویٰ کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے تیسرے جواب میں پھر اسی بات کو مدّ نظر رکھا ہے اور فرمایا کہ جو جاہلیت میں شریف سمجھے جاتے تھے وہی اسلام میں شریف سمجھے جائینگے بشرطیکہ دین میں تفقہ پیدا کرلیں اور تفقہ ایک ایسی چیز ہے جو نہایت اعلیٰ پایہ رکھتی ہے۔ دین سیکھنا اور چیز ہے اور فقاہت فی الدین بالکل اور شے ہے فقاہت فی الدین سے یہ مراد ہے کہ اس کے مغز اور لب سے واقف ہو جائے۔ پس یہ شرط لگا کر آپ نے پھر اسی طرف اشارہ فرمایا کہ شریف وہی ہے جو دیندار ہو اور متقی ہو۔ اور دین کے مغز سے واقف ہو۔

(برکات خلافت)

☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

انسان میں بدترین خلق خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی ہے۔

اپنی صحت کے ایام میں بیماری کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھنا یہ توکّل کے خلاف نہیں ہے۔

عہدہ کے لئے بھی حرص نہیں کرنی چاہئے۔ یہ وہم ہے کہ دولت سے دل کا چین خریدا جاسکتا ہے۔

جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں سامنے آجاتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳۰؍مارچ ۲۰۰۱ء بمطابق ۳۰؍شہادت ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ. وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا . يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ . وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ. وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴾

(سورة البقرہ آیت ۹۷)

اور تو اُنہیں سب لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص پائے گا حتّٰی کہ ان سے بھی (زیادہ) جنہوں نے شرک کیا۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ایک ہزار سال عمر دیا جاتا حالانکہ اس کا لمبی عمر دیا جانا بھی اسے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ اور اللہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

آج کے خطبہ کا موضوع حرص و ہوا ہے کہ انسان دنیا کے لالچوں میں زندگی بسر کر دیتا ہے اور موت کا خیال نہیں کرتا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زندگی میں خوب ایک دوسرے سے چھیننے جھپٹنے اور ان کی حرص و ہوا میں انسان مصروف ہو جاتا ہے اور یہ سوچتا ہی نہیں کہ آخر اس نے مرنا ہے۔ ہر پیدائش جو ہوتی ہے دراصل ایک موت پیدا ہوتی ہے کیونکہ پیدائش تو ہو یا نہ ہو مرنا بہر حال ہر ایک نے ہے اور اس وقت موت کی گھڑی میں پھر بہت دیر کے بعد یاد آتا ہے کہ ہمیں آخر اب اللہ کے حضور حاضر ہو جانا ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ احادیث نبوی مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں اسی مضمون پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی حرص اور امید باقی رہتی ہے"۔ یعنی بڑھاپے کے باوجود وہ کوشش یہی کرتا ہے کہ جتنی چھینا جھپٹی کر سکتا ہے کر لے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۱۵ .مطبوعہ بیروت)

اسی طرح سنن الترمذی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "ابن آدم کے پاس اگر سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے اور اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الزهد .باب ما جاء لو كان لابن آدم واديان من مال......)

انسان کا منہ تو بالآخر مٹی سے بھرنا ہے ورنہ اس کی حرص و ہوا کا کوئی حال نہیں ہے۔ غالب کہتا ہے۔

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا — یاں آپڑی یہ حرص کہ تکرار کیا کریں

دونوں جہان کی تکرار بھی دونوں جہان ہی ہو سکتے ہیں۔ تو انسان جب تک مٹی کا منہ نہ دیکھ لے اس وقت تک اس کی حرص و ہوا کا کوئی آخری کنارہ نہیں۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس اگر سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے اور اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

اسی طرح ترمذی میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بھیڑوں پر چھوڑ دیا جائے ان بھیڑوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ مال و عزت کی حرص کسی شخص کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الزهد)

ایک اور روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد بن حنبل میں درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان میں بدترین خُلق خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی ہیں"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ .مطبوعہ بیروت)

یہ حرص کا بزدلی سے کیا تعلق ہے۔ 'خوفناک حرص اور ناپسندیدہ بزدلی' دراصل کمی کے خوف سے ہی حرص پیدا ہوتی ہے۔ بزدلی اس بات کی ہے کہ کہیں ہمارا جو کچھ خدا نے ہمیں دیا ہے وہ ختم ہی نہ ہو جائے۔ پس ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ خوفناک حرص اور بزدلی ایک دوسرے کی دوست ہیں۔

ایک اور روایت سنن نسائی سے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کے اندر خدا کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی بندہ کے دل میں ایمان اور حرص جمع ہو سکتے ہیں۔

(سنن نسائی كتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمه)

مسند احمد بن حنبل کی یہ روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَیں مومنوں کی تین قسمیں دیکھتا ہوں۔ ایک وہ مومن جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، پھر وہ کسی شک میں مبتلا نہیں ہوتے اور خدا کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ یہ اول قسم ہے مومنوں کی۔ دوسرے وہ مومن جن پر لوگ اعتبار کر کے ان کے پاس اپنے اموال اور نفوس امانت رکھتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کو امین سمجھتے ہیں تو ان کے پاس امانت رکھتے ہیں۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے کہ ہمارے بُرجی بابل میں ایک شخص تھا کافی مولوی پرست۔ وہ ایک دفعہ کچھ پیسے لے کے آیا اور مجھے وقف جدید میں دئے کہ مَیں آپ کے پاس امانت رکھنا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا تمہارے گاؤں کا مولوی ہے، تمہیں اتنا پیارا ہے وہ، اس کے پاس کیوں نہیں رکھواتے۔ اس نے کہا توبہ توبہ اگر اس کے پاس رکھوائی تو پھر گئی۔ تو میں نے کہا تمہیں اپنا دین اس کے پاس رکھتے ہوئے حیا نہیں آتی اور پیسے اس سے بچاتے ہو۔ جو تمہارے پیسے کھا جاتا ہے وہ تمہارا دین بھی کھا جائے گا۔ اس لئے امین وہ ہے جو ہر چیز کی امانت رکھے۔

پھر تیسرے یہ فرمایا ایسے مومن جن کو جب طمع پیدا ہونے لگے تو وہ اسے اللہ عزّ و جل کی خاطر چھوڑ دیں۔ تو طمع تو ہر انسان میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتی ہے۔ وہ کبھی کبھی سر اٹھاتی ہے، سوئی ہوئی ہوتی ہے جسم کے اندر۔ تو جب وہ سر اٹھائے تو اس وقت سوچے کہ یہ خدا کو پسند نہیں ہے تو پھر اس کی خاطر چھوڑ دے۔ مومنوں کی یہ تین قسمیں ہیں اس کے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ جن میں یہ تین باتیں پائی جائیں گی وہ ضرور مومن ہوگا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ. باقی مُسند المکثرین)

پھر سنن نسائی کتاب الوصایا میں روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے اجتناب کرو۔ عرض کی گئی

وہ کونسی سات باتیں ہیں؟۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شرک کرنا، حرص اور بخل، ایسی جان کو ناحق ہلاک کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے روز منہ موڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر بہتان طرازی کرنا۔

(سنن نسائی کتاب الوصایا باب اجتنابُ اکلِ مالِ الیتیم)

ایک مسند احمد بن حنبل میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا"۔ ظلم اندھیرے کو کہتے ہیں اور قیامت کے دن اندھیرے بن کے آئے گا یعنی روحانی طور پر بھی انسان پر وہ اندھیرا بن کے چھا جائے گا۔ "بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے۔ بخل اور حرص سے بچو کیونکہ اسی نے پہلوں کو برباد کیا"۔ یہاں بھی دیکھیں بخل اور حرص کا تعلق جوڑا گیا ہے۔ بخل اور حرص دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بخل اس بات کا بخل ہے کہ خدا نے جو کچھ دیا ہے وہ سارے کا سارا ضائع ہی نہ ہو جائے، خرچ ہی نہ ہو جائے۔ فرمایا "پہلے لوگوں کو ان دو چیزوں نے برباد کیا، قطع رحمی پر آمادہ کیا۔ یعنی یہ جو بخل ہے اس کے نتیجہ میں قطع رحمی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ میرے پاس بہت سے جھگڑے آئے دن آتے رہتے ہیں ان میں سے اکثر قطع رحمی کے ہی ہیں۔ یعنی بھائی بھائی کی جائیداد کھا رہا ہے، بھائی بہن کی جائیداد کھا رہا ہے اور کوئی حیا اس بات کی نہیں ہے کہ یہ جائیداد لے کے میں جاؤں گا کہاں۔ آخر اس نے مرنا ہے تو مرنے کے وقت وہ خونی فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو آنکڑوں سے اس کی جان نکالتے ہیں۔ یعنی یہ ایک تمثیل ہے کہ ایسے بد شخص کی روح کو فرشتے ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتے۔ تمثیلی رنگ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں اپنی جان نکالو اور آنکڑوں سے اس کی جان نکالتے ہیں۔

تو اس روایت کو بھی غور سے سنئے۔ "ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا۔ بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے۔ بخل اور حرص سے بچو کیونکہ اسی نے پہلی قوموں کو برباد کیا"۔ بخل اور حرص کو دونوں کو آپس میں باندھا، پھر۔ "اسی نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اور انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کر لیا۔ اِس نے انہیں بخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے۔ اِس نے ان کو فسق و فجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق و فاجر بن گئے"۔

(مسند احمد۔ جلد اول، صفحہ ۱۹۵۔ مطبوعہ بیروت)

پس فسق و فجور ان کی آخری حد ہے۔ ایسے لوگ رفتہ رفتہ کھسکتے کھسکتے ضرور فسق و فجور میں داخل ہو جاتے ہیں۔

ایک مسلم کتاب البر سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں میں بدل جائے گا اور حرص اور بخل سے بچو کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اس نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ انہوں نے آپس میں خون بہائے اور اپنی حرمت والی چیزوں کو حلال قرار دے دیا۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

عبّاد بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن نسائی میں روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: مَیں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نفع نہ دے"۔ اب رسول اللہ ﷺ کی عاجزی اور انکسار کی حد ہے کہ آپ کا علم ہی ہے جو آج تک ہمیں نفع دے رہا ہے اور قیامت تک جو ظاہر ہوتے رہیں گے ان کو آپ کا بیان فرمودہ چھوٹے سے چھوٹا علم بھی نفع دیتا رہے گا۔ اور فرمایا "میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو"۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر خشوع کسی اور دل میں نہیں ہو سکتا۔ انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپ کا قیام اتنا لمبا ہو جاتا تھا کہ راوی کہتا تھا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ مَیں اب بیٹھ جاؤں مگر حضرت رسول اللہ ﷺ کو اکیلا چھوڑ کر بیٹھنے پر بھی دل آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر خشوع بھی کسی کو نصیب نہیں ہوا اور اس کے باوجود وہ اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ میں ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خشوع نہ ہو۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر کم سے کم پر کوئی سیر نہیں ہو سکتا تھا۔ جو کچھ ہوتا تھا وہ بھی آگے بانٹ دیتے تھے۔ اس کے باوجود عرض کرتے ہیں کہ "ایسے نفس سے جو سیر ہی نہ ہوتا ہو اس سے بھی مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور سب سے آخر پر "ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے"۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذة من نفس لا تشبع)

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر مقبول دعائیں کبھی کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو تم نے وہاں معجزہ دیکھا عرب کے بیابانوں میں کہ صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔ پس دعا بھی وہی ہے جو قبول ہو اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں مقبول تھیں اور قبولیت دعا کا راز یہ ہے کہ اللہ سے یہ مانگا جائے کہ ہماری دعائیں قبول کرو۔ بعض لوگ جو مجھے لکھتے ہیں کہ ہم کس طرح دعا مانگیں کہ قبول ہو جائے تو اس کا یہی علاج ہے اور یہی حل مَیں ان کو بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں کہ وہ آپ کو مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت الترمذی میں ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "ہر امّت کے لئے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امّت کا فتنہ مال ہے"۔ (ترمذی کتاب الزھد)

پس آج بھی جو امّت محمدیہ کے لئے فتنہ ہے وہ مال ہی ہے۔ اور آپ دیکھیں جتنے بھی مولوی ہیں وہ کفر کو اپنا رزق بنائے ہوئے ہیں۔ پس دراصل مال ہی ہے جو ان کے لئے فتنہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف نصیحت فرمائی تھی کہ دیکھو ایسا رزق نہ چاہنا جو تمہارا ایمان چاٹ جاتا ہو۔ تو آج کل ساری دوڑ مال ہی کی ہو رہی ہے۔ غیر قوموں سے بھیک مانگتے ہیں، گرتے پڑتے ہیں اور آخری تان اس بات پہ ٹوٹتی ہے کہ ہم مال مانگ کے مانگے ہوئے قرضے ادا کریں گے۔ پس مال کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جاگیریں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں ہی دلچسپی لینے لگ جاؤ گے"۔ (سنن الترمذی کتاب الزھد) اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے جاگیریں بھی بنائیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ نے منع نہیں فرمایا، اس لئے کہ وہ جاگیروں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور دنیا میں ہی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ پس یہ دو مشروط چیزیں ہیں جاگیریں نہ بناؤ یعنی اس حال میں نہ بناؤ کہ تم محض دنیا ہی میں دلچسپی لینے لگ جاؤ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی حضورؐ کے گرد بیٹھ گئے۔ تب آپؐ نے فرمایا: مَیں اپنے بعد تمہارے بارے میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تمہارے اوپر دنیا کی زیب و زینت (کے دروازے) کھول دیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک موقع پر فرمایا کہ مَیں دور کے قادیان کو، جو ہزار سال بعد شاید ظاہر ہونا ہو، اس طرح دیکھتا ہوں کہ بہت موٹے موٹے تجوریوں والے سیٹھ دوکانوں پہ قبضہ کئے ہوئے ہیں اور یہ آخری ہلاکت ہے جس کے بعد پھر کوئی اس جماعت کو بچانے کے لئے نہیں آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت بخاری کتاب الرقاق میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اس کی طرف دیکھے جسے اس پر مال اور خَلق میں فضیلت دی گئی ہے تو اس کی طرف بھی تو دیکھے جو اس سے کمتر ہے"۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

یہ ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی ایسی نصیحت ہے جو ہر شخص کے کام آتی ہے۔ کوئی دنیا میں ایسا شخص نہیں جس پر کسی اور شخص کو مال اور خَلق میں فضیلت نہ ملی ہو۔ یہاں خُلق نہیں فرمایا خَلق فرمایا ہے یعنی بناوٹ، چہرہ، شکل و صورت، قد کاٹھ، ان سب چیزوں میں بہر حال بعض دوسروں کو ایک انسان پر ضرور فضیلت ہوتی ہے اس وقت دل میں جو حسرت سی پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہمیں خَلق میں اور مال وغیرہ میں فضیلت ملتی۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ اس سے نیچے بھی تو بہت سے لوگ ہیں ان کی طرف دیکھے کہ دیکھو میں کتنوں سے، لاکھوں کروڑوں سے بہتر ہوں اور ان کی طرف دیکھ کے اس کے دل کو تسکین مل جائے گی۔ (مسلم، کتاب الزھد الرقائق. بخاری، کتاب الرقاق)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم کا اس سے زیادہ کوئی حق نہیں کہ ایک گھر ہو جس میں وہ رہے اور لباس ہو جس سے وہ اپنا ستر ڈھانپے اور (کھانے کے لئے) روکھی سوکھی جو بھی ہو یعنی جیسی کیسی بھی روٹی ہو وہ کھا سکے اور اپنے پینے کا پانی میسر آ جائے۔ (ترمذی، کتاب الزھد)۔

تو آج کل چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کی دھڑا دھڑ نافرمانیاں ہو رہی ہیں اس لئے اب پاکستان ہی کو دیکھ لیں وہاں پینے کے لئے پانی میسر نہیں اور کھانے کے لئے غریبوں کو روٹی میسر نہیں، یہاں تک کہ وہ غربت اور فاقوں سے تنگ آ کر تن سوزی کر لیتے

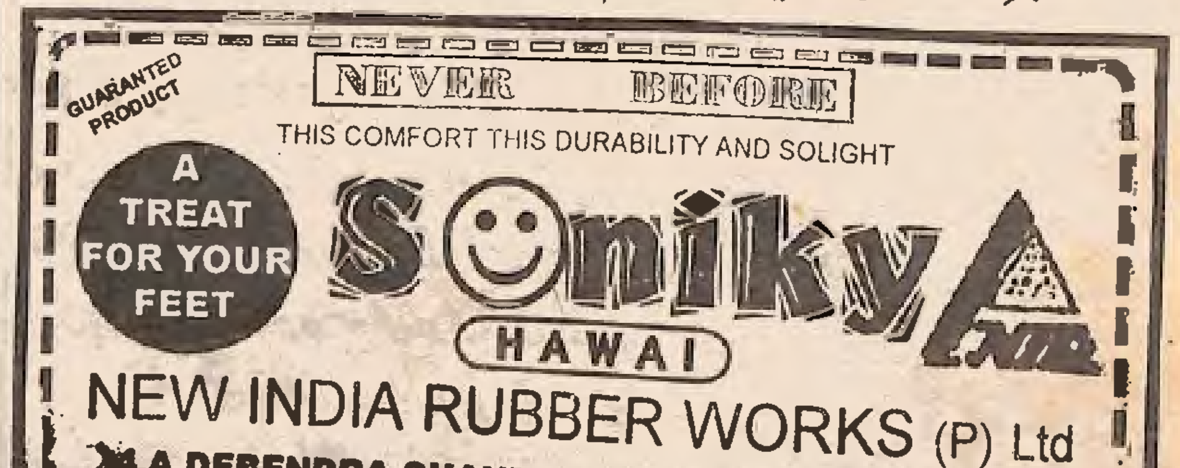

ہیں یعنی اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں۔ یہ اس کا حل تو نہیں، ایسا حل تو خود اپنے منہ سے جہنم نکلتا ہے۔ وہ اُس دنیا میں اپنے اوپر جہنم [illegible] لیتے ہیں۔ مگر [illegible] کو کوئی نہیں، نہ ان کا کوئی خیال [illegible] اور آئے دن یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ تو اب پاکستان دیکھ لو کہ کس طرح [illegible] ہو گیا ہے۔

ایک خبر میں نے پڑھی کہ دریائے سندھ جس کو ایک طرف سے دیکھ کر واقعۃً یوں لگتا تھا کہ دوسری طرف اس کا کنارہ ہی نہیں ہے۔ اب اس میں سے پیدل لوگ گزر جاتے ہیں۔ اب پانی اتنا کم ہو گیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی قسم کے عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا کرتے ہیں۔ کبھی کم پانی کے، کبھی زیادہ پانی کے، جیسے حضرت نوح کی قوم کو زیادہ پانی کا عذاب بھی ملا تھا۔ تو جو للّٰہی زندگی وقف کرتے ہیں ان کو نہ کم پانی کا عذاب ملتا ہے نہ زیادہ پانی کا۔ متوازن پانی ہمیشہ ان کو ملتا رہتا ہے۔ لیکن کئی دفعہ ہم نے پاکستان میں دیکھا ہے کم پانی کا عذاب ختم ہوتے ہی سیلاب آنے شروع ہو گئے اور پھر پانی اتنا بڑھا کہ بستیاں اس میں ڈوب گئیں۔ تو کم پانی بھی ایک عذاب ہو جاتا ہے۔

ایک ترمذی کتاب الزھد سے حضرت مُسْتَوْرِدْ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخرت کے مقابل پر دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالتا ہے، پھر وہ دیکھے کہ وہ کس قدر (پانی اپنے ساتھ) لے کر واپس آتی ہے۔

اب اسی قسم کے مضمون کی روایت سوئی کے ناکہ والی بھی ہے۔ ایک سوئی کا ناکہ ایک عظیم سمندر میں ڈبوؤ اور اس کو نکالو تو سوئی کے ناکہ کے ساتھ جتنا پانی لگا ہو اس سے سمندر میں جتنی کمی آ سکتی ہے اللہ تعالیٰ کے فیض میں اتنی کمی بھی نہیں آتی۔ اگر تم اس کے فیض میں غوطہ خوری کرو اور اس کے فیض سے طلب کرو تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے فیض میں اپنی کنجوسی کو داخل نہیں کرنا چاہئے۔ یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ کیسے دے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اگر تمہیں سمندر بھی دے دے تو خدا کے نزدیک تو اتنا ہی ہوگا جیسے ایک سمندر کا قطرہ ہو۔ تو اپنے بخل کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔

ایک روایت مسلم کتاب الزھد والرقائق سے حضرت مُطَرِّف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: "میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا: "ابن آدم کہتا ہے۔ میرا مال! ہائے میرا مال!!۔ اے ابن آدم! کیا کوئی تیرا مال ہے بھی سہی؟ سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم ہو گیا یا جو پہن لیا اور وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا یا جو تو نے صدقہ کیا کہ وہ تمہارے لئے اگلے جہان میں فائدہ کا موجب ہوگا"۔ اپنا مال تو تمہارا بس وہی ہے جو تم نے صدقہ کر دیا ورنہ باقی مال تو اسی دنیا میں کھا پی لیا اور بوسیدہ کر دیا۔ (مسلم، کتاب الزھد و الرقائق)

پھر ترمذی میں کتاب الرقاق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے میرے کندھوں کو پکڑا اور فرمایا: "دنیا میں اس طرح ہو جا گویا تو ایک پردیسی یا مسافر ہے"۔ جب انسان مرنے لگتا ہے تو پھر یہی دل سے آواز اٹھتی ہے کہ کچھ بھی نہیں تھا۔ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا۔ مگر زندگی کے دن کاٹتے ہوئے اس وقت یہ خیال نہیں آتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم پردیسی یا مسافر کی طرح زندگی بسر کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: "جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ رکھ"۔ اسی لئے جب سونے کے بعد آنکھ کھلتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا سکھائی ہوئی ہے کہ وہ خدا ہمارا کتنا مہربان ہے۔ جس نے موت کے بعد ہمیں زندگی بخشی۔ "اور جب صبح کرے تو شام کی انتظار نہ کر کیونکہ کسی وقت بھی موت آ سکتی ہے۔ اور اپنی صحت کے ایام کے دوران مرض کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھ لے"۔ یہ کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت ہے جس پر عمل کر کے ہم نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ یعنی بُرے وقتوں کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ اچھے وقتوں میں بچا کر رکھنا چاہئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بھی یہی سنت تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو سکھائی گئی تھی۔ تو جب بُرے وقت آئیں تو ان کے لئے اچھے وقت کا کچھ بچایا ہوا رکھنا چاہئے تاکہ برے وقتوں میں کام آ جائے۔

فرمایا، اپنی صحت کے ایام کے دوران مرض کے ایام کے لئے کچھ بچا کر رکھ لے۔ صحت میں تو انسان مزدوری بھی کرے تو کچھ نہ کچھ کما لیتا ہے لیکن جب مریض ہو جائے تو اس کا کوئی حال نہیں رہتا۔ اور پھر "اپنی زندگی کے دوران موت کے لئے کچھ بچا کر رکھ لے"۔ موت کے لئے جو بچانا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اپنے کفن کے لئے پیسے بچاؤ۔ مراد یہ ہے کہ صدقہ خیرات دو تو پھر تمہارے ساتھ اگلی دنیا میں کام آئے۔ (الترمذی، کتاب الرقاق)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا"۔ اب یہ بڑی دلچسپ روایت ہے۔ حضرت حکیم بن حزامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے میرے سوال کے مطابق کچھ دیں۔ ایک بار پھر ایسی ہی میں نے درخواست کی۔ پہلی دفعہ بھی پوری کر دی رسول اللہ ﷺ نے، دوسری دفعہ بھی پوری فرما دی۔ آپؐ [illegible] پھر مجھے عطا فرمایا۔ پھر میں درخواست گزار ہوا، اُسے بھی آپؐ نے منظور فرما لیا لیکن ساتھ [illegible] ارشاد فرمایا: اے حکیم! یقیناً مال بہت سر سبز اور میٹھا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے"۔ [illegible] بے نیازی سے بڑھ کر کوئی برکت نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی یہ روایت میں [illegible] دفعہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں مگر ہے بہت پیاری۔ کئی دفعہ پھر بھی بیان کیا جائے تو نئی نسلوں کی ہدایت کا موجب بن سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ایک جگہ سے میں گزرا کرتا تھا جہاں ایک لنگوٹیا فقیر جس کے تن پر کچھ بھی نہیں تھا بیٹھا ہوا مانگا کرتا تھا تو ایک دفعہ میں جب گزرا تو وہ بہت خوشی سے چھلانگیں مار رہا تھا۔ میں نے اس سے کھڑے ہو کر پوچھا کہ تجھے کیا مل گیا ہے؟، کونسی تمہاری مراد پوری ہو گئی جو تم اتنی چھلانگیں لگا رہے ہو۔ تو اس نے گھور کے مجھے دیکھا اور کہا جاؤ اپنا رستہ لو، جس کی مراد ہی کوئی نہ رہے اس کی پوری ہی پوری ہے۔ میں اس فقر میں اس قناعت کے راز کو پا گیا ہوں۔ اب میری کوئی مراد باقی نہیں رہی۔ پس جس کے دل کی مرادیں ختم ہو جائیں وہ سب کچھ پا گیا۔ غالب بھی کہتا ہے۔

تجھ کو ہو جب یقین اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نہ مانگ

کہ اگر تمہیں کبھی یقین ہو کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہو گی تو سب سے بہتر دعا یہی ہے کہ اے خدا ہمارے دل کو قناعت عطا فرما دے، ہمیں کوئی خواہش نہ رہے مانگنے کی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "مال بہت سر سبز اور میٹھا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے۔ جو شخص اس دنیا کے حاصل کرنے میں حرص ولالچ کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بے برکتی کا منہ دیکھتا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی"۔ پھر فرمایا: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے"۔

حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے، میں آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر جاؤں۔ چنانچہ بعد میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم بن حزامؓ کو بلاتے تاکہ انہیں کچھ عطیہ دیں لیکن وہ قبول نہ کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے بھی ان کو دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ مختلف اسلامی جنگوں اور سرحدوں سے جو مال غنیمت ہاتھ آیا کرتا تھا وہ صحابہ کو بانٹا کرتے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے مسلمانو! میں تم کو حکیم بن حزامؓ کے متعلق گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے سامنے مال میں سے ان کا حق پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حضرت حکیم بن حزامؓ بہت دیر تک رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہے اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔ صرف اپنے آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خیرات وصول کی اور کسی سے کچھ نہیں لیا۔ (بخاری، کتاب الوصیۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ۔ کہ خبردار اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہیچ اور جھوٹ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب)

اسی طرح عہدہ کے لئے بھی حرص نہیں کرنی چاہئے۔ یعنی دنیا کی مال و دولت کی تو حرص کرتے ہیں عہدہ کے لئے بھی لوگ حرص کرتے ہیں، صحیح بخاری کتاب الاحکام میں یہ روایت ہے عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہ میں اور میری قوم کے دو افراد رسول اللہ ﷺ کے حضور آئے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں حاکم بنا دیجئے۔ ایسی ہی بات دوسرے شخص نے بھی کہی تو حضورؐ نے فرمایا کہ ہم کسی ایسے شخص کو امارت پر فائز نہیں کرتے جو یہ خود مانگے اور نہ (اُسے دیتے ہیں) جو اس کی حرص رکھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاحکام)

اب یاد رکھو کہ جماعت میں بھی یہی دستور چل رہا ہے کوئی شخص خود اپنے آپ کو ووٹ نہیں دے سکتا، نام تجویز کرنا تو در کنار ووٹ بھی نہیں دے سکتا۔ اور اگر ثابت ہو جائے کہ کسی الیکشن میں کسی نے اپنے آپ کو ووٹ دیا تھا یا کسی کو کہا تھا کہ وہ اسے ووٹ دے تو اس صورت میں اگر وہ کامیاب بھی ہو جائے تو اس کا نام رد کر دیا جاتا ہے۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مؤکدہ کے مطابق ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

"دنیا کی حرص و ہوا نے تمہیں آخرت کی تلاش سے روک رکھا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پڑے۔ دنیا سے دل مت لگاؤ۔ تم عنقریب جان لوگے کہ دنیا سے دل لگانا اچھا نہیں۔ پھر مَیں کہتا ہُوں کہ عنقریب تم جان لوگے کہ دنیا سے دل لگانا اچھا نہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸)
﴿کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ یہ اسی آیت کا ترجمہ ہے۔

پھر "کشتیٔ نوح" میں فرمایا: "اے امیرو! اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بھی بہت کم ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کی املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اس میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے"۔ (کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۰)

ایک عبارت ملفوظات جلد سوم سے لی گئی ہے۔ "پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے" یعنی اخلاقِ فاضلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مختلف نصائح فرمائیں ان میں بخل سے باز رہنے کو بھی ایک اخلاق کی اعلیٰ قسم بیان فرمایا۔ "باوجودیکہ خداتعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا"۔ بداخلاقی بخل کی ہے تو بخل کی بداخلاقی سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہمسایوں، اپنے گردوپیش پر ذرا بھی رحم کی نگاہ نہیں ڈالتا۔ "ہمسایہ خواہ ننگا ہو، بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم ہی نہیں آتا، مسلمانوں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ تو بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا مگر وہ اس بات کی فکر ہی نہیں کرتا"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۹۔۲۱۰۔جدید ایڈیشن)

پھر دنیا کے اموال پر گرنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح تنبیہ فرمائی: "وہ جو دنیا پر کتّوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲)

پھر فرمایا: "جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتیٔ نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸)۔

پس اپنے اموال کو اپنے اوپر بھی بے شک خرچ کریں مگر آخرت کا خیال ضرور رکھیں ورنہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں سے نہیں رہیں گے۔

ملفوظات کی یہ عبارت ہے:

"متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے، جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی"۔ یہ وہم ہے کہ دولت سے دل کا چین خریدا جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے امیر لوگ بھی اگر اپنے دل کا حال بتائیں تو انسان کو پتہ چلے کہ کس طرح ان کے اندر ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک سہگل صاحب جو اس زمانہ میں تو بہت کم امیر ہوتے تھے آج کل تو بے شمار امیر ہو گئے ہیں۔ سہگل پاکستان کے امیر ترین لوگوں میں سے تھا۔ اس سے لوگ بہت ہی حسد بھی کرتے تھے اور رشک بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے اس سے کہا کہ آپ کے تو عیش ہیں، آپ کو تو جو کچھ دنیا میں میسر آ سکتا تھا ہو گیا ہے، کسی چیز کی کمی نہیں تو ایک دم کھڑے ہو کر اس نے اپنا قمیص کھولا اور کہا کہ اگر تم میرے دل میں جھانک کر دیکھو تو تمہیں پتہ لگے کہ یہاں جہنم ہے، آگ لگی ہوئی ہے میرے دل میں، کوئی دولت مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد تھا کہ میرے دل کو دیکھو تو اس میں صرف تقویٰ دکھائی دے گا۔ پس جو تقویٰ سے خالی دل ہوتے ہیں ان کے اندر جہنم ہی برستی ہے۔ پس دنیا کی دولتوں میں صرف اسی دولت پر رشک کرو جو بنی نوع انسان کی خاطر خرچ کرنے والے کی دولت ہے، اسی علم پر رشک کرو جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ ہوتا ہے، باقی ساری باتیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔

"جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے، اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں"۔ اب دنیادار بتاتا تو نہیں پھرتا کہ کیا بلائیں ہیں، لیکن اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ جو دنیا کمانے میں ہی منہمک ہوتے ہیں ان کو ہزار قسم کی بلائیں گھیر لیتی ہیں۔ "پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت، عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ اُس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۸۰- جدید ایڈیشن)

<u>سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے بتاریخ ۳ مئی ۲۰۰۱ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل تفصیل کے مطابق مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی</u>

جنازہ حاضر: مکرمہ بلقیس جمال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ داد صاحب، ۸۶ سال کی عمر میں ۲۷ر اپریل بروز جمعۃ المبارک ریڈ برج (یوکے) میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنّالِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم آصف زمان صاحب مرحوم D.C. آف لکھنؤ کی صاحبزادی تھیں اور عرصہ ۲۰ سال سے انگلینڈ میں مقیم تھیں۔

جنازہ غائب: ۱- محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ سابق نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۶ فروری ۲۰۰۱ء کو بعمر ۶۹ سال وفات پاگئے اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے والد حضرت قریشی سراج الحق صاحب پٹیالوی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم مِصر سے حاصل کی اور جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے پروفیسر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ جامعہ احمدیہ میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ایک لمبا عرصہ تک قاضی سلسلہ کی حیثیت میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ علاوہ ازیں محلّہ دارالرحمت شرقی کے صدر کے طور پر ۱۶ سال تک خدمات کی توفیق پائی۔ آپ بہت زیرک، معاملہ فہم، دھیمے مزاج کے شریف النفس انسان تھے جو اہلِ محلّہ اور اپنے طلباء میں بے حد مقبول تھے۔

آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا فرحان قریشی اور ۴ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

۲- نظارت امور عامہ کے سابق محتسب اور خادم سلسلہ مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب مورخہ ۲۱، ۲۲ اپریل ۲۰۰۱ء کی درمیانی شب کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر امور عامہ ربوہ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ کے والد صاحب کا نام محترم چوہدری عبدالکریم صاحب تھا۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوائی۔ آپ ایک صائب الرائے، معاملہ فہم اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے بفضلِ خدا دفتر امور عامہ میں ۴۳ سال تک خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۲ء تک دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ میں خدمات کی توفیق پائی۔ آپ کو تین دفعہ اسیر راہِ مولیٰ ہونے کا موقعہ بھی ملا۔ آپ ایک دلیر انسان تھے۔ بڑی جوانمردی سے حالات کا مقابلہ کرتے۔ آپ اکثر جماعتی جلسوں میں تلاوتِ قرآن کریم اور نظمیں سنایا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ ہاجرہ بی بی صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ دو بیٹے بھی کینیڈا میں ہیں۔ ان کے علاوہ ۴ بیٹیاں ہیں جو سب کسی نہ کسی رنگ میں خدمتِ سلسلہ میں مصروف ہیں۔

۳- جماعت احمدیہ کے دیرینہ اور فدائی خادم محترم عبدالرزاق صاحب ۲۴ دسمبر ۲۰۰۰ء کو ۶۴ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد محترم کا نام ماسٹر اللہ بخش تھا۔ آپ کے نانا حضرت سیٹھ فضل کریم صاحبؓ آف گوجرانوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ محترم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کے چچا تھے۔ آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم صحتِ جسمانی اور مہتمم اطفال کئی سال خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے ۳۴ سال کا لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ میں بطور پی ٹی آئی خدمات سرانجام دیں۔ جامعہ کی سالانہ کھیلیں اور ہائیکنگ کے گروپس کا انتظام ان کے ذمہ ہوتا۔ طاہر کبڈی ٹورنامنٹ، سالانہ گھوڑ دوڑ اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر بھی اہم خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں رحمت اللہ صاحب والدہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحکیم اکمل مرحوم مبلغ ہالینڈ ۱۶ اپریل ۲۰۰۱ء کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ لجنہ کے دفتر میں باقاعدگی سے خدمات کرتی رہیں۔ جماعتی سکول میں بھی بطور استانی خدمات سرانجام دیں۔ حسنِ عمل اور نیک طبیعت کی وجہ سے بہت مقبول تھیں۔ خاندان کی خواتین مبارکہ بھی ان کو عزت اور احترام سے دیکھتیں اور ان کو بڑھاپے کی وجہ سے گھر میں بھی ملنے اور دیکھنے جاتیں۔

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

جماعت احمدیہ میں

نظام شوریٰ

(چوھدری حمید اللہ ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(قسط نمبر ۵)

نظام شوریٰ کی خصوصیات

(۱)

نظام شوریٰ کا امتیاز بنیادی یہ ہے کہ امر الٰہی کی تعمیل میں سرانجام دیا جاتا ہے۔ بمطابق ﴿شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ اور ﴿وَ أَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾۔

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مغربی طرز کی جمہوریت شوریٰ کی پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتی۔ان کے مقاصد اور ان کے طریق کار اور ان کے انداز گفتگو اور خالصۃً اللہ کو مد نظر رکھتے ہوئے تقویٰ کے ساتھ مشورہ دینے کا کوئی تصور ہی وہاں موجود نہیں ۔ تو شوریٰ کوئی ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشن نہیں ہے بلکہ آسمان سے اترنے والا ایک نظام ہے جو اوپر سے نیچے اترتا ہے۔ نیچے سے اوپر نہیں چلتا۔ ڈیموکریسی نیچے سے Root سے اٹھتی ہے"۔

(خطاب ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ برموقع مجلس مشاورت)

(۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ہم خدا کے فضل سے اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ وہ نور، وہ ہدایت اور وہ صداقت جو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجی ہے اس کی ترقی کے لئے کوشش کریں، اس کی اشاعت کے لئے غور کریں اور اسے پھیلانے کے لئے تجاویز سوچیں ۔ اور اس ضمن میں جو مادی، تمدنی اور سیاسی باتیں پیدا ہوں ان پر غور کریں۔ لیکن اس لئے نہیں کہ اپنی ذات کے لئے کچھ حاصل کریں بلکہ اس لئے کہ ساری دنیا کو فائدہ پہنچائیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۰۱)

(۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ایسی اغراض جن کا جماعت کے قیام اور ترقی سے گہرا تعلق ہے ان کے متعلق جماعت کے لوگوں کو جمع کر کے مشورہ لیا جائے تا کہ کام میں آسانی پیدا ہو جائے یا ان احباب کو ان ضروریات کا پتہ لگے جو جماعت سے لگی ہوئی ہیں، تو یہ مجلس شوریٰ ہے"۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۴)

(۵)

اسی طرح فرمایا:

"اس میں اور پہلی کانفرنسوں میں جو ہوتی رہی ہیں فرق ہے اور وہ یہ کہ پہلی کانفرنسیں صدر انجمن کے سیکرٹری کے بلانے پر ہوتی تھیں مگر یہ خلیفہ کے بلانے پر منعقد ہوئی ہے۔ان کانفرنسوں کا کام محدود اور شاید طریق عمل بھی مختلف تھا مگر اس کا کام بہت زیادہ اور وسیع اور اس کا طریق عمل بھی مختلف ہے"۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ .رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۴)

(۶)

فرمایا: "دنیا کی انجمنیں ہوتی ہیں جو یہ کہتی ہیں آج کام کر کے دکھادو اور لوگوں کے سامنے رپورٹ پیش کردو مگر میں نے رپورٹ خدا کے سامنے پیش کرنی ہے. اور خدا کی نظر اگلے زمانوں پر بھی ہے۔اس لئے مجھے یہ فکر ہوتی ہے کہ آج جو کام کر رہے ہیں یہ آئندہ زمانہ کے لئے بنیاد ہو۔ ہمارا کام یہ نہیں کہ دیکھیں ہمارا کیا حال ہوگا بلکہ یہ ہے کہ جو کام ہمارے سپرد ہے اسے اس طریق پر چلائیں کہ خدا کو کہہ سکیں کہ اگر بعد میں آنے والے احتیاط سے کام لیں تو تباہ نہ ہونگے۔ پس مجھے آئندہ کی فکر ہے اور میری نظر آئندہ پر ہے کہ ہم آئندہ کے لئے بنیاد رکھیں ...... آئندہ نسل ان لوگوں پر جو یہ بنیادیں رکھیں گے درود پڑھیں گی...... وہ زمانہ آئے گا جب خدا ثابت کر دے گا کہ اس جماعت کے لئے یہ کام بنیادی پتھر ہے"۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۹۔۲۰)

(۷)

فرمایا: دوسرے لوگ اس لئے جلسے کرتے ہیں کہ چھینا جھپٹی کر کے خود فائدہ اٹھائیں۔ ہم اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم کریں ، راستی اور انصاف پر دنیا کو کاربند کریں ۔ پس ساری دنیا ہماری مخاطب ہے اور ہم ساری دنیا کی خدمت کرنے والے ہیں اور یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے"۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۹۔۲۰)

(۸)

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آخری فیصلے پر پہنچنے سے قبل حاضرین مجلس کو اظہار رائے کی نہ صرف آزادی دیتے تھے بلکہ بعض اوقات ایسے دوستوں کو جو خاموش طبع ہوں اور پبلک میں خطاب سے جھجکتے ہوں لیکن صائب الرائے اور وقیع ہوں خود بلوا کر اظہار رائے کی ترغیب دیتے۔ پھر اس بات کو بھی ملحوظ رکھتے تھے کہ کوئی اہم مشورہ میں شمولیت سے محروم نہ رہ جائے ۔ بعض اوقات دیہاتی نمائندوں کو خاص طور پر بلوا کر ان کی آراء لیتے۔ بعض اوقات شہری یا قصباتی نمائندوں کو، کبھی تجار کو بلوایا جاتا، کبھی اہل حرفت دوستوں کو، کبھی وکلاء، کبھی ڈاکٹروں، کبھی اساتذہ کو نام لے لے کر رائے دینے کی ترغیب دی جاتی۔پابندی اگر تھی تو صرف اتنی کہ اخلاق کی حدود سے کوئی تجاوز نہ کرے اور ذاتیات میں نہ الجھے"۔

(سوانح فضل عمر از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

(۹)

خلیفۂ وقت اپنی رائے کے باوصف آزادی سے بولنے کی تحریک فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"محض اس خیال سے کہ کوئی تجویز میری طرف سے ہے اس پر غور نہ کرنا اور یہ سمجھ لینا کہ جو تجویز خلیفہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے اس میں ضرور برکت ہوگی اس لئے ہمیں اس پر غور کرنے کی کیا ضرورت ہے، درست نہیں۔...... آپ محض اس وجہ سے اس پر غور سے پہلو تہی نہ کریں کہ میری طرف سے یہ پیش کی گئی ہے بلکہ آپ کے دل کی گہرائیوں سے یہی آواز نکلے کہ اس تبدیلی کی ضرورت ہے تو چھپائیں نہیں بلکہ دلیری سے گفتگو کر کے اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کریں...... جب اس پر عمل کرنے کا وقت آئے اس وقت اختلافِ رائے کے اظہار کی اجازت نہ ہوگی لیکن مشورہ کے وقت ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنا مشورہ پیش کرے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۹۔۱۰)

(۱۰)

اسی طرح آپؓ نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے۔ انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا راہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور راہنما کی حیثیت رکھتا ہے"۔(الفضل ۲۷/اپریل ۱۹۳۸ء)

(۱۱)

"خلیفۂ وقت نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں۔ایک حصہ انتظامی ہے اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے...... دوسرا حصہ خلیفہ کے کام کا اصولی ہے ۔ اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے ۔ پس مجلس معتمدین انتظامی کاموں میں خلیفہ کی ایسی ہی جانشین ہے جیسی مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۳۶)

(۱۲)

خلیفۂ وقت کثرت رائے کو رد فرما سکتا ہے۔ کیونکہ سب آراء تو خلیفۂ وقت کے حضور مشورہ کی صورت ہیں جنہیں اختیار کرنے یا رد کرنے کا اسے اختیار ہے۔ تاہم جب بھی خلیفۂ وقت نے کثرت رائے کو رد کیا تو ساتھ ہی وجوہات بیان فرمائیں جس کے نتیجہ میں تمام ممبران کو اتفاق رائے اور دل کا اطمینان نصیب ہو جاتا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۵۷ ۔ و رپورٹ ۱۹۵۷ء صفحہ ۸۳ تا ۹۱)

(۱۳)

"وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے اس روحانی نظام کو دنیاوی پیمانوں سے جانچتے ہیں اور اس امر پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر خلیفۂ وقت کو آراء کے رد کرنے کا اختیار حاصل ہے تو ایسے مشوروں کا فائدہ ہی کیا؟ اور اس طریق مشورہ کو محض ایک پردہ سمجھتے ہیں جو گویا آمریت کو چھپائے ہوئے ہے۔ان کے لئے مجلس مشاورت جماعت احمدیہ کی کارروائیوں کا مطالعہ یقیناً آنکھیں کھولنے کا باعث بن سکتا ہے۔ وہ حیرت سے اس حقیقت کا مشاہدہ کریں گے کہ خلیفۂ وقت ۹۹ فیصدی سے زائد مرتبہ کثرت رائے کی تائید کرتا ہے اور جب کثرت رائے سے اختلاف کرتا ہے تو ایسے قوی دلائل اپنے موقف کی تائید میں پیش کرتا ہے کہ کثرت رائے ہی نہیں تمام مجلس بالاتفاق خلیفۂ وقت کی رائے کی فضیلت کی قائل ہو جاتی ہے"۔

(سوانح فضل عمر از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جلد دوم صفحہ ۱۹۹)

(۱۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"مشورہ کا مقصد ووٹ لینا نہیں بلکہ مفید تجاویز معلوم کرنا ہے۔ پھر چاہے تھوڑے لوگوں کی اور چاہے ایک ہی کی بات مانی جائے، یہی صحابہ کا طریق تھا اور یہی قرآن سے معلوم ہوتا ہے"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۳)

(۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اس نظام کی کوئی مثال غیر مذہبی نظام میں کہیں دور سے بھی دکھائی نہیں دے سکتی۔ اس کا شائبہ تک کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ یہ وہ نظام ہے جو پختہ ہے، جو خدا سے تعلق رکھتا ہے، جو تقویٰ پر مبنی ہے۔ اس لئے مشورہ دینے والا اس بات پر بھی زور نہیں دیتا کہ میری بات ضرور قبول کی جائے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے حق ادا کر دیا ہے۔ جس چیز کو میں دیانتداری سے اچھا سمجھتا تھا میں نے پیش کر دی۔ جس نے مشورہ سنا وہ بھی دیانتداری سے اللہ

کے حضور اس کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے جو فیصلہ کرتا ہے اس میں برکت ہوگی"۔

(خطاب برموقع مجلس مشاورت ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز صفحہ ۸)

(۱۶)

اسی طرح فرمایا:

"حقیقت میں بنیادی وجہ مشورہ مالی اخراجات ہیں اور اس شوریٰ کا باقی دنیا کی مجالس سے ایک امتیاز دکھایا گیا۔ جہاں تک تمام قوانین کے امور بھی ان کی مجالس شوریٰ ہی طے کرتی ہیں اور Elected Bodies خواہ وہ کسی طریق پر منتخب ہوئی ہوں یعنی ڈیماکریسی کے ذریعہ جو قانون کا گھر بنایا جاتا ہے اس کو اختیار ہوتا ہے کہ ہر قسم کے قوانین بھی وہ خود بنائے مگر مسلمانوں کی مجلس شوریٰ میں قانون سازی کا کوئی موقع نہیں نہ اس کا ذکر ممکن ہے کیونکہ جو صاحب امر ہے اس نے قانون جاری فرمادئے ہیں ۔ لیکن چونکہ دو بنیادی ستون ہیں ہر مجلس شوریٰ کے خواہ اس کا نام مجلس شوریٰ ہو یا پارلیمنٹ رکھا جائے قانون سازی عمومی معاملات سے تعلق رکھنے والی اور سب سے اہم بات بجٹ ہے......۔

مسلمانوں کے لئے شوریٰ کے دوران چونکہ قانون سازی ان معنوں میں تو ممکن ہی نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت میں کوئی دخل دیں۔ اور اس میں کچھ اضافے کریں۔ یا ان میں سے کوئی کمی تجویز کریں وہ تو دائمی شریعت ہے۔ پس سب سے اہم چیز باقی رہ جاتی ہے وہ بجٹ ہے اور مالی معاملات پر غور کرنے کے لئے وہ آپس میں مشوروں کے بعد فیصلے کرتے ہیں اور اس پہلو سے ساری قوم اعتماد میں آجاتی ہے اور بعینہٖ یہی نظام ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں ہر جگہ قائم ہے تو بیچ میں ﴿اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ کو داخل کرنا بہت ہی اہم مضمون ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱/مارچ ۱۹۹۵ء)

☆......☆......☆......☆

رَدشدہ کثرت رائے کی مثالیں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"ایک موقعہ پر جمعہ کا دن تھا۔ آنحضرت ﷺ نے صبح سے لے کر جمعہ کے بعد تک مختلف وقتوں میں مشورہ کیا۔ آپ نے مہاجرین سے مشورہ کیا کہ جنگ احد کے لئے ہمیں مدینہ میں رہ کر لڑنا چاہئے یا مدینہ سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ بہت بھاری اکثریت مہاجرین کا یہ مشورہ تھا کہ ہمیں مدینہ میں رہ کر لڑائی کرنی چاہئے بزرگ انصار کی بہت بھاری اکثریت کا مشورہ بھی یہ تھا کہ ہمیں مدینہ میں رہ کر جنگ کرنی چاہئے لیکن انصار میں بعض نوجوانوں نے جنہیں کسی صورت میں بھی اکثریت نہیں کہا جاسکتا، اپنے جوانی اور جوشِ قربانی اور ایثار میں اور جوش شہادت میں مشورہ دیا کہ حضور مدینہ سے باہر نکل کر کفار کا مقابلہ کریں۔ وہ نوجوان بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اس لئے شاید ان کا یہ خیال تھا کہ اگر مسلمانوں نے کفار کا مقابلہ مدینہ میں رہ کر کیا تو ممکن ہے کفار مدینہ کا محاصرہ کرلیں اور شاید وہ بغیر لڑائی کئے واپس چلے جائیں۔ ان کے دل میں یہ خواہش تھی کہ لڑائی ہو کچھ ہم ماریں اور کچھ ہم میں سے جن کے حق میں شہادت مقدر ہے وہ شہادت حاصل کریں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان نوجوانوں کی بات مان لی اور اکابر مہاجرین اور انصار کی بات کو رد کردیا۔ آپؐ کے ایسا کرنے میں بہت سی حکمتیں تھیں اور سوچنے والا سوچ سکتا ہے کہ وہ حکمتیں کیا تھیں"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۷۶ء (غیرمطبوعہ) صفحہ ۲۴۶۔۲۴۷ بحذف الفاظ)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کثرت رائے کے خلاف فیصلہ دینے کے اختیار سے متعلق ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں متعدد مثالوں کے ساتھ ارشادات فرمائے:

الف......: صلح حدیبیہ کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے مشورہ کیا اور مردوں کی دی ہوئی کثرت رائے کو ردّ فرمایا۔

ب......: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے لشکر اسامہؓ کی نسبت کثرت رائے کو ردّ فرمایا۔

ج......: تجویز تھی کہ صوبائی امیر کہیں موجود ہوں اور وہاں کا امیر مقامی کوئی اور شخص ہو تو جمعہ پڑھانے کا اصل حق امیر مقامی کا ہوگا۔ اکثریت اس تجویز کے حق میں تھی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کے خلاف فیصلہ فرمایا کہ: "جہاں بھی پراونشل امیر ہو جمعہ کا خطبہ دینے کا حق اسے مقدم طور پر حاصل ہوگا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۵۷)

نوٹ:۔ اس مضمون کے ارشادات کے لئے دیکھیں ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیرمطبوعہ) صفحہ ۷۷۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/مارچ ۱۹۹۶ء نیز مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/۲۳ مئی ۱۹۹۶ء صفحہ ۸)

(۳) ۱۹۲۶ء کی مشاورت میں ایک تجویز آئی کہ نظارت دعوت و تبلیغ کو اجازت دی جائے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے دوروں کا پروگرام تجویز کر کے ان کا اہتمام کرے۔ اس تجویز کے حق میں ۱۰۵ اور خلاف ۷۵ آراء تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کثرت رائے کو ردّ فرمایا......۔

(رپورٹ شوریٰ ۱۹۲۶ء مندرجہ احمدیہ گزٹ قادیان ۱۱/مارچ ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۶۔۳۰)

(۴) ایک دفعہ تجویز تھی کہ کراچی، لاہور اور راولپنڈی کو مقامی ضروریات کے لئے ان کے چندوں کا تیسرا حصہ بطور گرانٹ دیا جائے۔ اسے اپنے اختیار سے ردّ کرنے کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تجویز کے مضر اثرات اور منفی نتائج دلائل کے ساتھ واضح فرمائے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء صفحہ ۹۱)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

بھیج درُود اس محسن پر تو دن میں سَو سَو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

(کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

شموگہ (کرناٹک) ۲۳/مارچ بروز جمعہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ شموگہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب ایم آئی، مکرم میر سراج الحق صاحب، مکرم شیخ مبین احمد صاحب، مکرم میر مظہر الحق صاحب، مکرم سید منان احمد صاحب، مکرم محمد حسین ثاقب صاحب، اور مکرم مولوی سید شکر اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صدر اجلاس کی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر سراج الحق آف شموگہ سکرٹری تعلیم و تربیت)

حیدر آباد: ۲۵/مارچ بروز اتوار مسجد احمدیہ مومن منزل میں محترم امیر صاحب حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم غلام آصف الدین صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم غلام نعیم الدین صاحب، مکرم حمید احمد صاحب غوری زعیم انصار اللہ، مکرم مولوی شمس الدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

شمش پور (پنجاب) خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد ہوا۔ مکرم سوداگر خان صاحب صدر جماعت، مکرم بلوندر خان صاحب، اور خاکسار کی تقریر ہوئی۔ (سید اقبال احمد معلم سلسلہ)

بھدرواہ (کشمیر): مورخہ ۲۵/مارچ بروز اتوار مسجد احمدیہ بھدرواہ میں مکرم غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیز مبشر احمد صاحب منڈاشی، عزیز مدثر احمد صاحب میر، عزیز افضال احمد ملک عزیز محمد ابراہیم منڈاشی، عزیز طیب احمد بشیر، اور مکرم عبد الرحیم خان صاحب نے تقریر کی، صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

کرڈاپلی (اڑیسہ) مورخہ ۲۳/مارچ مسجد احمدیہ کرڈاپلی میں مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم تاتار محمد صاحب، مکرم شیخ عبد الشکور صاحب، مکرم شیخ عبد المنان صاحب قائد، مکرم محمد رشید صاحب، اور خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (شیخ عبد الحلیم مبلغ کرڈاپلی)

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

مدرسۃ المعلمین قادیان کا نیا تعلیمی سال یکم اگست 2001ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ:۔

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔

۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔

۶۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں شادی شدہ امیدوار پر غور کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو 35mm سائز (سٹامپ سائز) 1 جولائی 2001 تک ارسال کریں۔

۸۔ داخلہ فارم قادیان پہنچنے اور ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین کی طرف سے جن طلبا کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخل کیا جائے گا انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم و سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لیکر آئیں۔

نصاب:۔ تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو:۔ ایک مضمون اور درخواست۔ قرآن کریم ناظرہ انٹرویو! اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت۔ جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اگلی صدی میں خوراک کا مسئلہ

اقوام متحدہ کے مختلف ادارے مختلف موضوعات پر وقتاً فوقتاً سیمینار اور کانفرنسیں مختلف ممالک میں منعقد کرتے رہتے ہیں جن میں زیر غور مسائل پر مقالات اور مضامین پڑھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان مسائل کا حل تجویز کیا جاتا ہے اسی طرح کی ایک کانفرنس عالمی ادارہ خوراک کے زیر اہتمام ۱۹۸۰ء میں منعقد کی گئی اور آخر میں کہا گیا کہ ۱۹۸۴ء تک ہماری سرزمین پر کوئی بھی بچہ بوڑھا رات کو اپنے گھر میں بھوکا نہیں سوئے گا یہ دعویٰ جس تحدی سے کیا گیا اس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پچھلی تمام خامیوں کا خاطر خواہ علاج معلوم ہو چکا ہے اور اب کم از کم خوراک کا مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن افسوس کہ یہ سب دعاوی غلط ثابت ہوئے۔ تمام خامیاں اپنی جگہ پر موجود رہیں جس کے نتیجہ میں خوراک کی پیداوار میں تو اضافہ نہ ہو سکا البتہ اس وقت سے لے کر آج تک آبادی کا دباؤ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اسی تناسب سے غربت اور نتیجۃً خوراک کی فراہمی کا مسئلہ بھی اپنی جگہ پر ہی قائم نہیں بلکہ گھمبیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور اپنے ساتھ دوسرے کئی مسائل پیدا کر رہا ہے جن سے نمٹنے کیلئے کوئی بھی حکومت نہ ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتی ہے کہ ان تمام قسم کی مافیاؤں سے کھل کر مقابلہ کر سکے۔ ہمارا یہ مضمون خوراک کی کمی کی وجوہات اور آنے والے وقتوں کی ضروریات سے متعلق ہے تو آیئے پہلے اسی پر بات کرتے ہیں۔

جب سے انسان نے اس کرہ ارض پر رہنا شروع کیا ہے یہ مسئلہ کم و بیش کسی نہ کسی طرح سامنے آتا رہا ہے لیکن اس وقت کی کم آبادی کیلئے بے حد و حساب جنگلات اور درختوں کی دولت موجود تھی۔ جس سے تمام انسان اپنا گزارہ پھلوں سے کرتے رہے لیکن پھر جانے کیا افتاد پڑی کہ انسانوں نے کاشت کاری شروع کر دی۔ اس میں بھی آسانی تھی دریاؤں کے کناروں پر کی گئی کاشت کاری کیلئے پانی عام تھا اور زمین زرخیز۔ اسلئے بغیر کسی قسم کی زائد کوشش کے وہ فصلیں اُگاتے رہتے۔ جس سے ان کو لذت بخش خوراک ملتی تھی اور جانوروں کے شکار جیسے مشکل کام سے نجات بھی مل گئی۔

یہ سلسلہ بے شمار صدیوں تک چلتا رہا حتی کہ آج سے دو سو سال قبل دنیا کی آبادی ایک ارب ہو گئی۔ اس وقت برطانیہ کے ایک ماہر اقتصادیات تھامس مالتھوس نے اپنا نظریہ پیش کیا کہ اگر آبادی پر قابو نہ پایا جا سکا تو جلدی ہی نوع انسان کو دو وقت کی روٹی ملنا بھی مشکل ہو جائے گی اس نے کہا کہ جب تک مرد اور عورت میں جنسی کشش موجود ہے اور جو کہ ہمیشہ فطری قوانین کے تحت قائم رہے گی یہ آبادی میں اضافے کا باعث بنتی رہے گی۔ اس کا یہ نظریہ کافی حد تک صحیح ثابت ہوا اور چوتھائی صدی پیشتر زمین پر ساڑھے تین ارب انسان زندگی گزارنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔ اس وقت سمجھا گیا کہ اب وسائل تو نہیں بڑھا سکتے صرف آبادی کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی ۶ ارب انسانوں کو دو وقت روٹی مہیا کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے جس کا سد باب مشکل نظر آتا ہے حراروں کی تعداد جو زندگی کا کاروبار جاری رکھنے کیلئے ضروری ہے اس کا ذکر اقوام متحدہ کی ۱۹۹۷ء کی ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ۳۲ سال قبل ہر شخص کو ۲ ہزار ۳۶۸ حرارے میسر تھے۔ لیکن آبادی کے دباؤ اور وسائل کے پورے استعمال نہ کرنے کی وجہ سے یہ تعداد بڑھتی تو کیا اس سے بہت کم ہو گئی اور غریب آدمی کیلئے زندگی گزارنا مشکل ہو گیا اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل سال بہ سال بڑھتا ہی جائے گا اور غربت اور زیادہ ہوتی جائے گی۔ جس سے دوسرے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت تیسری دنیا کے بیشتر ممالک غذائی بحران کا شکار ہیں۔ ہر دس افراد میں سے ایک فرد غذا سے محروم ہے۔ ان علاقوں کے غرباء میں دو تہائی بچے ہیں جن میں ایک تہائی غذا کی کمی سے مر جاتے ہیں۔ بیشتر بچے پروٹین کی کمی کا شکار ہیں۔ ان ممالک میں ۳۰ فی صد بچے ۵ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ صورت حال اس وقت کیوں اتنی گھمبیر ہو گئی جبکہ امریکہ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں اتنے تھوڑے رقبہ سے اتنی زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے جو کہ تمام دنیا کا پیٹ بھرنے کیلئے کافی ہو سکتی ہے۔ لیکن ترقی پذیر ملکوں کی زرعی پیداوار بہت کم ہے۔ اس کی بڑی وجہ تو سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال نہ کیا جانا ہے لیکن ان ممالک کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ اس ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کو اپنا سکیں۔ دوسری طرف اسی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے امریکہ کا ایک فارم جو کہ ساڑھے تین ہزار ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے سالانہ ۲۵ ملین پونڈ پیاز ۲۰ ملین پونٹ سبزی۔ اور ۳۰ ملین پونڈ غلہ پیدا کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف افریقہ کے بعض ممالک میں ابھی تک کھرپوں اور کدالوں سے زراعت کی جاتی ہے۔ ان کے پاس جدید آلات تو رہے ایک طرف وہ مناسب بیج خریدنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ تمام ملک اپنے وسائل کا بھرپور استعمال کریں۔ سائنسی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لائیں۔ زراعت کو مسئلہ اول سمجھتے ہوئے اس کے حل کی طرف لگ جائیں تو بقیہ تمام مسائل خود بخود حل ہونے لگیں گے اور انسان کو کم از کم دو وقت کا کھانا آسانی سے ملنا شروع ہو سکے

جلسہ پیشوایان مذاہب

جماعت احمدیہ بھدرک کے ٹاؤن ہال میں مورخہ 1.3.2001 کو چھ بجے شام زیر صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب صوبائی امیر صاحب اڑیسہ جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عبداللہ الاحسان صاحب بنگالی نے کی اردو ترجمہ خاکسار نے، اڑیہ ترجمہ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ نے پیش کیا۔ نظم وہ پیشوا ہمارا کے چند اشعار عزیزم فضل الرحمٰن صاحب نے خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد درج ذیل مقررین نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ۔ ہندو پنڈت مکرم Apurva Ranray مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت۔ مکرم ایس منڈل صاحب پادری۔ ماسٹر محمد مشرق علی صاحب امیر بنگال و آسام۔ مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں سامعین کرام کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ اس کے بعد صدر جماعت احمدیہ بھدرک مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نے احباب جماعت احمدیہ کی طرف سے سب مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مکرم ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب نے دُعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

اس جلسہ میں تقریباً 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ہندو اور غیر احمدی دوستوں نے بہت ہی نمایاں اثر لیا۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھدرک)

کلکتہ کے سالانہ انٹرنیشنل بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

کلکتہ میں سالانہ انٹرنیشنل بک فیئر ہوا اور جماعت احمدیہ کلکتہ نے 26 ویں بک فیئر میں کامیاب شرکت اور شاندار بک اسٹال لگانے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسب سابق جماعت احمدیہ کلکتہ نے پوری محنت و لگن سے اپنا کامیاب ترین بک سٹال لگایا اور اس گیارہ روزہ بک فیئر میلے کے دوران 29000 ہزار روپے کی کتب فروخت کیں اور زبانی تبلیغ اور فری لٹریچر کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی بھی توفیق و سعادت پائی اور جماعت کے خوبصورت بک اسٹال کے اندرونی اور بیرونی مناظر کی ویڈیو مع مبلغ انچارج کلکتہ کے انٹرویو کے دوردرشن کلکتہ نے نشر کی اور بعض اخبارات نے بھی جماعت کے بک اسٹال کا ذکر کیا اور اس طرح نہایت ہی کامیاب طور پر دعوت الی اللہ کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

(نسیم احمد طاہر مبلغ انچارج کلکتہ)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

دُعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185 236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

چاٹہ (ہماچل پردیش) میں جماعتہائے احمدیہ ہماچل کی چوتھی سالانہ کانفرنس اور

جلسہ پیشوایان مذاہب

جماعت احمدیہ کے علماء کرام کے بصیرت افروز خطابات۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور مختلف مذاہب کے علماء ولیڈران و افسران کی شرکت۔ گورنر صاحب ہماچل اور وزیر اعلیٰ صاحب ہماچل کے پیغامات۔ مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد۔ ریڈیو و اخبارات میں نمایاں خبریں۔ محبت و رواداری کے بھرپور مناظر

الحمد للہ ثم الحمد للہ جماعتہائے احمدیہ ہماچل پردیش کو چوتھی سالانہ کانفرنس مورخہ ۸ اپریل ۲۰۰۱ بروز اتوار چاٹہ تحصیل فتحپور ضلع کانگڑہ ہماچل پردیش میں جماعتی روایات کے مطابق نہایت ہی کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ چاٹہ پونگ ڈیم کے قریب خوبصورت و شاداب سرسبز پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ کانفرنس کی تیاری کیلئے قادیان سے محترم تنویر احمد خادم نگران ہماچل اور محترم زین الدین صاحب نائب نگران ہماچل کانفرنس سے پہلے تشریف لے آئے اور باقاعدہ پروگرام مرتب کر کے صوبہ ہماچل کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں پوسٹر لگائے گئے۔ اور مختلف مذاہب کے مذہبی راہنماؤں اور لیڈران وافسران کو دعوتی کارڈ دیئے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کانفرنس کے جملہ امور سرانجام دینے کیلئے تین دن پہلے ہماچل کی جماعتوں سے نومبائعین خدام۔ و اطفال کو انتظامات کے سلسلہ میں بلایا گیا تھا۔ سب نومبائعین نے بڑی محنت سے ڈیوٹیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس سے چند روز قبل ہی ریڈیو۔ ٹی وی۔ اور اخبارات سے رابطہ کیا گیا۔ اور کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ اشتہارات شائع کئے گئے اور انفرادی دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔ خدا کے فضل سے کانفرنس کے انعقاد اور جماعتی تعارف پر مشتمل خبریں اور پریس ریلیز متعدد اخبارات میں شائع ہوئیں اور ریڈیو شملہ سے ۵ اپریل اور ٹی وی شملہ سے ۸ اپریل کو جماعت کا تعارف اور کانفرنس کے انعقاد کی خبروں پر مشتمل پروگرام نشر ہوا۔ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے ہماچل کے ۸۰ مقامات سے درجنوں چھوٹی گاڑیوں بسوں اور ٹرکوں کے ذریعہ نومبائعین مرد وزن اور غیر مسلم دوست تشریف لائے اسی طرح ہماچل کے علاوہ پنجاب سے شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد ملا کر کل حاضری کم وبیش اڑھائی ہزار تھی

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی قیادت میں قادیان سے بھی ایک وفد تین بسوں اور 20 ویلوں پر سوار ہو کر جلسہ میں شریک ہوا۔

مستورات کیلئے پنڈال کا ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا جس میں ٹی وی کے ذریعہ مردانہ پنڈال کی تمام کاروائی دیکھنے اور سننے کا انتظام تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں عورتوں نے نہایت ہی خاموشی اور وقار کے ساتھ پروگرام سنا۔ کانفرنس میں مختلف مذاہب کے کثیر تعداد میں مذہبی نمائندگان اور دوسرے لیڈران نے شرکت کی درجنوں پنچایتوں کے پردھان صاحبان اور سرکردہ شخصیتوں کے علاوہ علاقہ کے ایس ڈی ایم۔ ڈی ایس پی صاحب نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس سے قبل سہ روزہ فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں قادیان سے محترم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب ومکرم ڈاکٹر دلاور خان مکرم ڈاکٹر انور احمد تنویر صاحب۔ نے اپنی ٹیم کے ساتھ نہایت احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیں۔

اعداد وشمار کے مطابق ان تین دنوں میں اس کیمپ سے فائدہ اٹھانے والے مریضوں کی تعداد چھ ہزار یکصد ہے۔ علاوہ ازیں ہومیوپیتھی ادویات کا بھی کیمپ لگایا گیا اور سینکڑوں مریضوں نے استفادہ کیا۔ کانفرنس کے پروگراموں کا آغاز ہونے سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھارت کا استقبال کیا گیا۔ جماعت احمدیہ ہماچل پردیش کے صدر صاحبان مبلغین ومعلمین اور مرکزی نمائندگان نے محترم صاحبزادہ صاحب کی گلپوشی کی بعد میں آپ کی صدارت میں بعد نماز ظہر وعصر ڈیڑھ بجے عزیز احمد خیر کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پڑھی گئی آیات کا ترجمہ محترم تنویر احمد خادم نگران ہماچل نے ہندی میں پیش کیا بعد میں مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے سنایا۔ جلسے کی پہلی تقریر جماعت احمدیہ کے تعارف کے موضوع پر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے کی اس کے بعد محترم نگران صاحب ہماچل نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کر کے بتایا کہ اس پنڈال میں جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر مذاہب کے بانیان کی عظمت کے متعلق بینز لگائے گئے ہیں یہ کسی کو خوش کرنے کیلئے نہیں بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ دل سے ان سب کی عزت کرتی ہے جو خواہ دنیا کے کسی خطہ اور علاقہ میں خدا کی طرف سے ہادی آئے اور عملی طور پر بھی آج جماعت احمدیہ کی طرف سے بنائے گئے اس سٹیج پر مختلف مذاہب کے مذہبی راہنما تشریف فرما ہیں جلسے کی تیسری تقریر مکرم ومحترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بھارت نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر بیان فرمائی۔ بعد میں مکرم نگران صاحب ہماچل نے عزت مآب سورج بھان صاحب گورنر ہماچل کا پیغام سنایا اور بتایا کہ اس جلسہ کے لئے میئر صاحب شملہ اور ڈی سی صاحب شملہ نے بھی اپنا پیغام ارسال کیا ہے۔ اس کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ''گوکل والے شام کنہیا'' نظم خوش الحانی سے سنائی بعد ازاں جناب سوامی ستیش بطس جو اس علاقہ کے مشہور سوامی ہیں نے تقریر کی اور انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس کلجگ کے زمانہ میں محبت کی کمی ہے خود غرضی پائی جاتی ہے اور لوگ مذہب سے دور ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ایسے نیک کام کر کے لوگوں میں محبت کی فضا قائم کر رہی ہے اور میں جماعت احمدیہ کو اس کی مبارک باد دیتا ہوں اور ایسے جلسوں میں ہر طرح کے تعاون اور مدد کا وعدہ کرتا ہوں۔ بعد میں مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے جناب پریم کمار دھومل وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ناصرات کی بچیوں نے آنحضرت صلعم کی مدح میں پنجابی زبان میں نعت پیش کی بعدہ کرسچن ایسوسی ایشن ہوشیار پور کے صدر جناب ایڈون کرن نارو نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے اس نیک کام پر میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور میں بہت خوش ہوں کہ یہاں ایک مشترکہ سٹیج پر ہم سب جمع ہیں اور ایک دوسرے کے مذہبی خیالات جاننے کا موقعہ مل رہا ہے۔ بعد میں مکرم زین الدین صاحب نائب نگران ہماچل نے شملہ کے میئر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

چوتھی تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے جماعت احمدیہ کے

मुख्य मन्त्री
CHIEF MINISTER

एलर्जली
शिमला – 171 002
ELLERSLIE
SHIMLA-171 002

MESSAGE

It gives me immense pleasure to know that the Ahmadiyya Jamat Himachal Pradesh is organising fourth All Religious Conference at village Chatta, district Kangra on 8th April, 2001 in which eminent religious leaders will express their views on National Integration, Unity and Peace.

I am sure that deliberations of the Conference will go a long way in fostering the bonds of brotherhood thereby Unity and Integrity of the Country.

I send my good wishes for the success of the Conference.

(Prem Kumar Dhumal)

پیغام

عزت مآب وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش

مجھے یہ جان کر بہت مسرت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ ہماچل اپنا چوتھا جلسہ پیشوایان مذاہب چاٹا ضلع کانگڑہ میں ۸ اپریل ۲۰۰۱ کو منعقد کر رہی ہے۔ اس میں معزز مذہبی رہنما، قومی یکجہتی امن وصلح پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

مجھے یہ یقین ہے کہ ایسے خیالات کے اظہار سے ہمارے ملک میں آپسی بھائی چارہ وامن کی بنیادیں مضبوط اور مستحکم ہوں گی۔ میں اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

پریم کمار دھومل
وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش

بارہ میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ موضوع پر کی۔ بعد: جناب ستوندر سنگھ جی ہوشیار پور نے حضرت بابا گورونانک" کی حالات زندگی بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ کے انعقاد پر میں احمدیہ جماعت کو مبارک باد دیتا ہوں اور میری گذارش ہے کہ جگہ جگہ ایسے جلسے کرائیں۔ اس کے بعد سد بھاونا کمیٹی ہوشیار پور کے کنویز انوراگ سود جی نے کہا کہ میں نے جماعت کی کتابیں پڑھی ہیں اور ان کا پیغام محبت ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے خدمت انسانیت کا جو یہ بیڑا اٹھایا ہے اور ظلم سہتے ہوئے بھی پیچھے نہیں ہٹتے ہیں اس کی ان کو مبارک باد دیتا ہوں ہم آپ کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے۔ بعد میں ڈاکٹر رامیش جی پردھان سدواں نے کہا کہ آج جو جلسہ جماعت احمدیہ ہماچل نے کیا ہے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے اس وقت جو علاقائی اور ملکی لڑائیاں ہو رہی ہیں ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں اور جماعت احمدیہ امن واتحاد کے لئے کوششیں کر رہی ہے میں پردھان ہونے کے ناطے ان کو تعاون دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ جناب سوامی بھگوان داس جی ہوشیار پور نے فرمایا کہ آج دنیا میں دھرم کا جھگڑا انسانیت کا خون بہا رہا ہے اور جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے وہ کسی نے نہیں کیا ایک سٹیج پر سب دھرموں کے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج دنیا میں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے جو اس دنیا کو اور انسانیت کو بچانے کا کام کر رہے ہیں۔ اور گذشتہ سالوں کی نسبت آپ کے اس جلسے میں تعداد بڑھی ہے میں آپ کو اس کی مبارک باد دیتا ہوں ان کے بعد جناب سجان سنگھ صاحب پٹھانیہ سابق وزیر زراعت ہماچل اور کانگرس ایگزیکٹو کمیٹی ہماچل کے ممبر نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے یہ جلسہ کر کے اس علاقہ میں محبت و پیار بانٹا ہے اور آج دنیا کو اسی چیز کی ضرورت ہے اگر ہر مہینے ایسا جلسہ ہو تو آپسی مذہب کے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ میں نے احمدیہ جماعت کے ساتھ بیٹھ کر جو اچھے خیالات سنے ہیں اس پر جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں صدارتی خطاب اور دُعا سے پہلے محترم نگران صاحب ہماچل نے کانفرنس کے کاموں میں تعاون کرنے والی پولیس انتظامیہ حکام بالا پردھان و پنچایت چاٹہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ چاٹہ اور مقامی دوسرے سب افراد کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھارت نے قرآنی تعلیمات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک نصائح اختصار سے بیان فرمائیں۔ اور اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جملہ حاضرین کے کھانے اور چائے وغیرہ کا بہترین انتظام تھا۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم تنویر احمد خادم نگران ہماچل۔ مکرم مولوی زین الدین صاحب مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب مکرم مبشر احمد بٹ۔ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر۔ مکرم برہان احمد صاحب ظفر۔ مبارک احمد تقوی۔ پریس کے سلسلہ میں مکرم کرشن احمد صاحب۔ جلیل احمد صاحب انصاری اور ہماچل کے جملہ مبلغین و معلمین کرام اور داعیان الی اللہ نے بھرپور تعاون دیا۔ مکرم مولوی داؤد احمد صاحب معلم چاٹہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

(محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل پردیش)

پیغام

ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ (ہماچل پردیش)

یہ بہت خوشی کا مقام ہے کہ جماعت احمدیہ ہماچل پردیش اپنا چوتھا جلسہ پیشوایان مذاہب موضعہ چاٹا ضلع کانگڑہ ہماچل پردیش میں آج منعقد کر رہی ہے۔ میرے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ مختلف مذاہب کے سکالرز اپنے بہترین خیالات کا اظہار اس کانفرنس میں کریں گے۔ اس جماعت کے مقاصد بہت عمدہ ہیں اور یہ لوگوں کی بھلائی کیلئے قابل تعریف کام کر رہی ہے۔ ایسے مواقع پر مختلف احباب کا اکٹھے ہونا ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار کے رشتوں کو اور مضبوط کرے گا۔

میں اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمنائیں بھیجتا ہوں۔

پی بی کٹوچ

(ڈپٹی کمشنر ڈسٹرک مجسٹریٹ شملہ ہماچل)

پیغام

عزت مآب میئر صاحبہ ضلع شملہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہو رہی ہے کہ مورخہ ۸ اپریل ۲۰۰۱ کو گاؤں چاٹا ضلع کانگڑہ میں احمدیہ جماعت ہماچل پردیش کے ذریعہ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا جا رہا ہے آج کی کیفیت اور حالات کو دیکھتے ہوئے پردیش اور گاؤں کی ترقی اور امن کیلئے اس طرح کے جلسے کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے میں اس جماعت کے منتظمین کو یہ جلسہ کرنے پر مبارک باد دیتی ہوں اور جلسہ کی کامیابی کیلئے نیک تمنائیں کرتی ہوں مجھے امید ہے کہ اس سے وہاں پر حاضر لوگوں میں آپسی میل ملاپ ہوگا بھائی چارہ بڑھے گا ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے میں بھی بڑھاوا ملے گا اور اس سے گاؤں صوبہ اور ملک کے اتحاد اور امن کیلئے بھی ایک طرح کا پیغام ملے گا۔

جینی پریم

(مہاپور میئر شملہ ہماچل پردیش)

डा० सूरज भान
राज्यपाल,
हिमाचल प्रदेश।

राज भवन,
शिमला-171 002.

सन्देश

यह हर्ष का विषय है कि अहमदिया जमात हिमाचल प्रदेश द्वारा 8 अप्रैल को जिला कांगड़ा के छाटा गाँव में चौथे सर्व-धर्म सम्मेलन का आयोजन किया किया जा रहा है और इसमें हिमाचल प्रदेश के साथ–साथ पड़ौसी राज्यों से भी बड़ी संख्या में लोग भाग लेंगे ।

हमारा देश अनेकता में एकता का प्रतीक है और यहाँ विभिन्न धर्मों, समुदायों और जातियों के लोग परस्पर स्नेह व सद्भाव से रहते हैं । साँस्कृतिक विविधता के बावजूद भावनात्मक जुड़ाव ही इस देश की अखंडता का राज है। मुझे विश्वास है कि इस सम्मेलन में सभी धर्मों के विद्वान एवं धार्मिक नेता राष्ट्रीय अखंडता, एकता और शांति को और मजबूती प्रदान करने में अपनी सार्थक भूमिका निभायेंगे।

सम्मेलन की सफलता के लिए मैं अपनी शुभकामनाएँ प्रेषित करता हूँ।

सूरज भान
(सूरज भान)

پیغام

عزت مآب گورنر صاحب ہماچل پردیش

یہ خوشی کا مقام ہے کہ احمدیہ جماعت ہماچل پردیش کے ذریعہ ۸/ اپریل کو ضلع کانگڑہ کے چاٹا گاؤں میں چوتھے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا جا رہا ہے اور اسمیں ہماچل پردیش کے ساتھ ساتھ پڑوسی صوبوں سے بھی بڑی تعداد میں لوگ حصہ لیں گے۔

ہمارا ملک کثرت میں وحدت کا مظہر ہے اور یہاں مختلف مذاہب۔ قومیتوں اور ذاتوں کے لوگ آپس میں محبت و بھائی چارے سے رہتے ہیں۔ مختلف رسم و رواج کے فرق کے باوجود جذباتی لگاؤ ہی اس ملک کے اتحاد کا راز ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جلسے میں سبھی مذاہب کے علماء اور مذہبی رہنما ملکی اتفاق اتحاد اور امن کو اور مضبوطی عطا کرنے میں اپنا اہم حصہ ڈالیں گے۔ جلسے کی کامیابی کیلئے میں اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سورج بھان

(گورنر ہماچل پردیش)

چنتہ کنٹہ کے تحت کامیاب تبلیغی سرگرمیاں

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے تکمیل ٹارگٹ کے سلسلہ میں کامیاب کوششیں جاری ہیں کئی منصوبے اس سلسلہ میں تیار کئے گئے ہیں۔ ذیلی تنظیموں کی طرف سے تبلیغی کام شروع ہوئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے حال ہی میں تین تبلیغی دورے ہوئے چنتہ کنٹہ سے ۲۰ کلومیٹر فاصلہ پر جماعت کا قیام ہوا ہے۔ اور خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام وہاں تعلیم و تربیت کا کام چل رہا ہے۔ سب کی استقامت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اسکے علاوہ ضلع کرنول اور ضلع انتپور میں مکرم صوبائی امیر محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب کے ہدایت سے تبلیغی کام شروع ہوا ہے اس کی ذمہ داری خاکسار پر اور مولوی جعفر خان صاحب مبلغ جڑچرلہ پر ڈالی گئی ہے۔ ہم نے وہاں کا جائزہ لیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار گاؤں جماعت کو مل گئے ہیں انشاء اللہ کافی تعداد میں لوگ وہاں عنقریب جماعت میں شریک ہوں گے۔ سب کی استقامت اور ہماری کوششوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (پی ایم رشید مبلغ چنتہ کنٹہ)

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش- 237-0471, 237-8468

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ

(امانت داری عزّت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 31st May 2001 Issue No 22

اکیسویں صدی کا پہلا......

جلسہ سالانہ قادیان

8-9-10 نومبر 2001ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے **8-9-10** نبوت 1380 ہش بمطابق **8-9-10** نومبر 2001ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 / نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

قابلِ اصلاح غلط رُجحان

محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لنڈن نے اپنی چٹھی نمبر VMA-883 / 5-10-2000 بنام محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے ذریعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے حوالے سے اس اہم امر کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے کہ ہندوستان کی جماعتوں سے حضور انور کی خدمت میں حصول امداد و قرض کیلئے جو خطوط موصول ہوتے ہیں اُن میں سے بعض میں سود پر لئے گئے قرض کے بوجھ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اسلام نے چونکہ سود کے لین دین کو قطعاً حرام قرار دیا ہے اسلئے ایسی درخواستوں سے متعلق حضورِ پُر نور نے یہ اصولی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ اگر کسی نے سود پر رقم لی تو وہ خود ہی بھگتے گا۔ اس معاملہ میں جماعت کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کرے گی۔

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ سود کی حرمت سے متعلق اسلامی تعلیمات اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اصولی ارشاد سے ہر فرد جماعت کو بخوبی آگاہ کر دیں۔ تا رفتہ رفتہ جماعت میں پنپ رہے اس غلط رجحان کی اصلاح ہو سکے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ امسال جرمنی میں ہوگا

مکرم عبدالماجد صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے اطلاع دی ہے کہ ٹلفورڈ سرے (برطانیہ) کے مقامی حکام اور پولیس چیف نے مشورہ دیا ہے کہ منہ اور کُھر کی بڑھتی ہوئی بیماری کے خطرہ کے پیش نظر ٹلفورڈ سرے میں مقررہ تاریخوں میں جلسہ سالانہ یوکے منعقد نہ کیا جائے۔

ان حالات کے پیش نظر جماعت احمدیہ یوکے نے متبادل جگہ تلاش کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ایسی جگہ نہ مل سکی لہٰذا امسال جلسہ سالانہ یوکے منعقد نہیں کیا جا سکتا۔ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محترم امیر صاحب جرمنی کی دعوت قبول فرماتے ہوئے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منہائم (جرمنی) میں مورخہ 24-25-26 اگست 2001 بروز جمعہ ہفتہ واتوار کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

جلسہ میں شرکت کیلئے جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے سپانسر لیٹر موصول ہونے پر احباب کو بذریعہ اعلان بدر آگاہ کر دیا جائے گا۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

منظوری افسر جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کیلئے مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ و تعلیم کو ازراہِ شفقت افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۱ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱- درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲- جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳- کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴- قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵- عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
٦- حفظ کلاس کیلئے عمر ۱۰-۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷- امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸- درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۵ جولائی ۲۰۰۱ء تک ارسال کریں۔

☆- تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔
☆- قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔
☆- امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: - ایک مضمون اور درخواست
انگلش: - مضمون - درخواست - اردو سے انگریزی - انگریزی سے اردو - گرامر
انٹرویو: - اسلامیات - جنرل نالج - انگلش ریڈنگ - اردو ریڈنگ - قرآن کریم ناظرہ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)